مرحوم کی ان تحریروں میں کہیں کہیں ثقیل اور ناموس الفاظ اور ترکیبیں نظر آتی ہیں لیکن اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ تحریریں اب سے ایک ربع صدی پہلے کی ہیں جبکہ علمی مصطلحات اُردو زبان میں آج کل کی طرح شائع و ذائع نہیں ہوئی تھیں۔ پھر ایک وجہ یہ بھی ہے کہ مرحوم طبعاً بہت جدت پسند اور غالب کے اندازِ بیان کے گرویدہ تھے۔ ارباب ذوق کو اس کا ضرور مطالعہ کرنا چاہیے۔

یارانِ میکدہ | از عبدالشکور صاحب ایم۔اے۔بی ٹی (علیگ) تقطیع خورد ضخامت ۱۰۴ صفحات طباعت بہتر قیمت درج نہیں۔ پتہ:۔ مکتبہ جامعہ دہلی۔ لکھنؤ و لاہور۔

اس کتاب میں مختلف اشخاص مثلاً مولوی، پنڈت جی، حافظ جی۔ طا ظ۔ اور قومی رضا کار وغیرہ ایسی گیارہ لوگوں کے کردار اور اُن کی خصوصیات کو مزاحیہ انداز میں بیان کیا گیا ہے لیکن مزاح کے ساتھ ساتھ سنجیدگی اور متانت کو بھی قائم رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ان قلمی "چہروں" کے بعد "سکینہ" نامی ایک ڈرامہ ہے۔ زبان صاف ستھری اور انداز نگارش دلچسپ ہے۔ کتاب اوقاتِ فرصت میں پڑھنے کی چیز ہے۔

ٹروٹسکی کا بیان | مترجم ایم ایم جوہر صاحب تقطیع خورد ضخامت ۱۱۸ طباعت وکتابت بہتر قیمت ۱۰/ پتہ:۔ مکتبہ جامعہ دہلی، لکھنؤ و لاہور۔

لیون ٹراٹسکی (جس کا ابھی پچھلے دنوں انتقال ہوا ہے) سویٹ روس کے اُن انقلابی رہنماؤں میں سے تھا جن کے ہاتھوں نے روس سے زاریت کا خاتمہ کر کے بالشویکی نظام کی بنیاد رکھی۔ لیکن لینن کے انتقال کے بعد جب اسٹالن جو ایک زمانہ میں خود ٹراٹسکی کے ماتحت ایک فوج کا افسر تھا، برسر اقتدار آیا اور تمام ملک کی حکومت کی باگ ڈور اس کے قبضہ میں آگئی۔ تو اُس نے پرانے اختلافات کے باعث ٹروٹسکی پر متعدد سنگین الزامات لگا کر اُسے جلا وطن ہونے پر مجبور کر دیا۔ لیکن اس کے بعد بھی ٹروٹسکی کے خلاف پروپگنڈہ بڑے زور شور سے جاری رہا اور اُسے غدار، سازشی وغیرہ القاب سے تمام دنیا میں مشہور کر دیا گیا۔ یہ دیکھ کر امریکہ میں ایک کمیٹی بنی جس نے تصویر کا دوسرا رُخ دیکھنے کے لیے ٹروٹسکی کو صفائی میں اپنا بیان